امام صادق علیہ السلام آنلائن مدرسہ

خلاصۂ درس: ۲۴

- **نکرۂ مخصّصہ** اپنی خصوصیت کی وجہ سے اس قابل ہوتا ہے کہ اسے مُخْبَرٌعَنْهُ بنایا جائے یعنی مبتدا قرار دیا جائے۔

اور اس کی تخصیص کے اسباب وذرائع آگے بیان ہورہے ہیں...!

☜ **تبصرہ**

- معلوم ہو کہ **نکرہ** کو جب آپ **تخصیص** دے دیں تو جائز (یعنی صحیح) ہے کہ وہ مبتدا واقع ہو۔

❖ اور تخصیص مندرجہ ذیل چند چیزوں سے ہوتی ہے:

۱۔ وصف کے ذریعہ سے - چاہے لفظی ہو یا تقدیری - جیسے: آیت وَ لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ. یہ وصفِ مذکور کی مثال ہے۔

اور وصف مقدر جیسے: شَرٌّ أَهَرَّ ذَانَابٍ اس میں شَرٌّ جو نکرہ اور مبتدا ہے اس کی صفت عَظِيْمٌ مقدَّر ہے۔

۲۔ نکرہ کا استفہام کے بعد واقع ہونا جیسے: آیت أَ إِلهٌ مَعَ اللَّهِ.

۳۔ نکرہ کا نفی کے بعد واقع ہونا جیسے: مَا صَدِيْقٌ لَنَا. [اس کو اصطلاح میں کہتے ہیں کہ نکرہ سیاق نفی میں واقع ہوا ہے۔ اور یہ عمومیت کا فائدہ دیتا ہے۔]

۴۔ خبر کو نکرہ سے پہلے لانا بشرطیکہ خبر ظرفِ مختص کی صورت میں ہو جیسے: آیت وَ لَدَيْنا مَزِيدٌ اور آیت فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ.

۵۔ نکرہ کا دعا ہونا [بددعا بھی اسی میں شامل ہے] جیسے: آیت سَلامٌ عَلَيْكَ اور آیت وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ.

۶۔ نکرہ کا مضاف ہونا جیسے: عَمَلُ بِرٍّ يُزَيْنُ صَاحِبَهُ.

۷۔ مبتدا کا عام ہونا جیسے: آیت كُلٌّ إِلَيْنا راجِعُونَ.

۸۔ نکرہ کا مصغر ہونا جیسے: رُجَيْلٌ عِنْدَنَا.

ImamSadiq.tv